© rasailojaraid.com

جہاں میں ہوں

جناب ماہر القادری صاحب

تمنا بھی دوئی کی اک نشانی ہے جہاں میں ہوں
محبت خود حجابِ درمیانی ہے جہاں میں ہوں

یقیں کے آبشاروں کی روانی ہے جہاں میں ہوں
سکوتِ گل میں طوفانِ معانی ہے جہاں میں ہوں

خموشی حاصلِ نازک بیانی ہے جہاں میں ہوں
نگاہوں میں حدیثِ لن ترانی ہے جہاں میں ہوں

صفت خود ذات کو آئینہ دکھلاتی ہے رہ رہ کر
تجلی کو بھی شوقِ پرفشانی ہے جہاں میں ہوں

نفس کی موج بھی بے اذن جنبش کر نہیں سکتی
وہاں اک اک نظر کی پاسبانی ہے جہاں میں ہوں

ارادے ٹوٹتے ہیں آگہی مضبوط ہوتی ہے
شکستوں سے طلوعِ کامرانی ہے جہاں میں ہوں

مری ہستی کو قربت کی فضا راس آ نہیں سکتی
غمِ دوری ہی وجہِ زندگانی ہے جہاں میں ہوں

طلسمِ ہوش و مستی ہے نہ مجبوری نہ مختاری
خود اپنی ذات سے بھی بدگمانی ہے جہاں میں ہوں

طبیعت ہے فسردہ پھر بھی ہونٹوں پر تبسم ہے
ہجومِ غم میں جبرِ شادمانی ہے جہاں میں ہوں

مرا ہر شعر ماہرؔ شارحِ آیاتِ قدرت ہے
وہاں جذب و یقیں کی ترجمانی ہے جہاں میں ہوں

© rasailojaraid.com